Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعرات

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر
مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴	۲۳ جمادی الاول ۱۴۰۰ھ ۱۰ شہادت ۱۳۵۹ھش ۱۰ اپریل ۱۹۸۰ء	نمبر ۸۲

جماعت احمدیہ کی اکسٹھویں مجلس مشاورت کی مختصر روداد

سب کمیٹی تعلیم و اصلاح و ارشاد پر غور اور سفارشات

چوتھا اور آخری اجلاس مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۸۰ء

(قسط نمبر ۶)

رپورٹ سب کمیٹی تعلیم و اصلاح و ارشاد

محترم مرزا عبدالحق صاحب نے جو کہ اس وقت مجلس مشاورت کے اجلاس کی صدارت کر رہے تھے کہا کہ سب کمیٹی تعلیم و اصلاح و ارشاد کی رپورٹ پیش کی جائے چنانچہ محترم رانا محمد خاں صاحب صدر سب کمیٹی تعلیم و اصلاح و ارشاد نے سب کمیٹی کی رپورٹ پیش کی۔ آپ نے ایجنڈا کی تجویز ۱ پڑھ کر سنائی جو یہ تھی۔

"ہماری نئی پود کی تعلیم اور راہنمائی کے لئے جماعت احمدیہ کے علیحدہ تعلیمی اداروں کا قیام ضروری ہے جن پر جماعت احمدیہ کا مکمل کنٹرول ہو۔ لہٰذا تجویز ہے کہ نظارت تعلیم کی زیر نگرانی مرکز اور ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز میں کم از کم زیری سے مڈل تک ایسے تعلیمی ادارے قائم کئے جائیں جن کا تعلیمی معیار ڈویژن کے سب سے اعلیٰ مدارس جتنا ہو ان اداروں سے فارغ ہونے والے انتہائی ذہین طلباء کو جماعت اپنی نگرانی اور راہنمائی میں تعلیم دلوائے تاکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس خواہش کی تکمیل کے لئے عملی کوشش ہو سکے کہ آئندہ چند برسوں میں جماعت کو ڈاکٹر عبدالسلام جیسے سائنسدانوں کی ضرورت ہے۔"

سب کمیٹی تعلیم و اصلاح و ارشاد کی رائے میں

"تعلیم کی اہمیت اور ضرورت سے انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن موجودہ حالات کے پیش نظر اور جماعت کے مالی وسائل کو ملحوظ رکھتے ہوئے ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز میں مجوزہ تعلیمی اداروں کا قیام قابل عمل نہیں۔ مرکز میں بھی نئے سکول جاری کرنے کی بجائے فی الوقت جو سہولتیں موجود ہیں ان سے ہی فائدہ اٹھانا چاہیئے البتہ مرکز میں اور دیگر مقامات پر کوچنگ سنٹر کا قیام عمل میں لایا جا سکتا ہے۔ اسی طرح بڑے بڑے شہروں میں جہاں اعلیٰ تعلیمی ادارے موجود ہیں وہاں حسب ضرورت احمدیہ ہوسٹل قائم کئے جائیں تاکہ احمدی طلباء کی تعلیمی نگرانی کے علاوہ مناسب تربیت کا انتظام ہو سکے۔"

محترم مرزا عبدالحق صاحب نے فرمایا جو دوست اس تجویز پر اظہار رائے کرنا چاہیں وہ اپنے نام لکھوا دیں۔ آپ کے اس ارشاد پر مندرجہ ذیل نمائندگان نے اپنے نام لکھوائے اور پھر باری باری اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے ناظر تعلیم۔ مکرم عبدالرشید صاحب تاندلیانوالہ۔ مکرم نصر اللہ خان صاحب باجوہ اوکاڑہ۔ مکرم ملک محمد دین صاحب ترگڑی۔ مکرم مولوی رحیم بخش صاحب لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد۔ مکرم شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ سرگودھا۔ مکرم چوہدری انور حسین صاحب شیخوپورہ۔ مکرم انور احمد صاحب چونیاں۔ مکرم پروفیسر سلطان اکبر صاحب ایم۔ اے ربوہ۔ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب کراچی۔

سب احباب کے خیالات سن لینے کے بعد محترم مرزا عبدالحق صاحب نے فرمایا جو دوست اس بات کے حق میں ہوں

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

اخبار احمدیہ

-• ربوہ ۹ شہادت (اپریل) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو ابھی ضعف کافی ہے اور گردوں کی انفکشن بھی باقی ہے۔

احباب کرام اپنی متواتر اور مسلسل عاجزانہ دعاؤں میں کمی نہ آنے دیں۔ کہ رحیم و رحمان ثانی مطلق خدا ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کو جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور آپ کو کام کرنے والی لمبی بابرکت زندگی سے نوازے اور آپ اپنے فرشتوں کی حفاظت میں رکھے آمین۔

-• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو زکام سے تو قدرے افاقہ ہے مگر سر درد کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

-• خاکسار کی نواسی حمامۃ البشریٰ جس کی عمر ۲½ سال ہے ایک ریڑھے کی ٹکر سے زخمی ہو گئی ہے۔ اس کی ران کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ پلستر ہو گیا ہے۔ احباب کرام عزیزہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں

عزیز الرحمٰن منگلا مربی انچارج سرگودھا

• میرے نانا جان محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب انور سابق پرائیویٹ سیکرٹری حضور اقدس کی دائیں آنکھ کا اپریشن سرگودھا میں ہوا ہے۔ اپریشن خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔ آپ واپس ربوہ تشریف لے آئے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں آپ کی مکمل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے

راجہ محمود احمد۔ ربوہ

---

۳۰ اپریل / شہادت یاد رکھیں

۳۰ اپریل / شہادت کو جماعتوں کے بجٹ ختم ہو رہے ہیں۔ عہدیداران سے گزارش ہے کہ اس عرصہ میں دعائیں کرتے ہوئے چندہ جات کی وصولی کے لئے انتہائی کوشش فرماویں اور مخلص جماعت سے گزارش ہے کہ از راہ کرم ۳۰ شہادت / اپریل سے قبل چندہ جات آمد۔ چندہ جلسہ سالانہ اور زکوٰۃ بقایا جات ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۰ شہادت ۱۳۵۹ ہش
۲۳ جمادی الاول ۱۴۰۰ ھ

قرآن کی عظمت و جلالِ شان کا ایک درخشاں پہلو

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو کتاب مبین بھی قرار دیا ہے اور کتاب مکنون بھی۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ اسے کتاب مبین قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۙ"

(المائدہ۔ آیت ۱۶)

ترجمہ: تمہارے لئے اللہ کی طرف سے ایک نور اور ایک روشن کتاب آچکی ہے

اسی طرح اللہ تعالیٰ قرآن مجید کو کتاب مکنون قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۙ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۙ"

(الواقعہ آیات ۷۸، ۷۹)

ترجمہ: یقیناً یہ قرآن بڑی عظمت والا ہے اور ایک چھپی ہوئی کتاب میں موجود ہے

سو قرآن مجید خود اپنی ذات میں ایک بیّن اور روشن کتاب بھی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ ایک چھپی ہوئی کتاب میں بھی موجود ہے۔ قرآن کا بیک وقت ایک روشن کتاب ہونا اور ایک چھپی ہوئی کتاب میں موجود ہونا ظاہر بینوں کو عجیب معلوم ہوتا ہے کیونکہ ان کے نزدیک جو چیز خود بیّن اور روشن ہو وہ چھپی ہوئی کیسے ہو سکتی ہے۔ حالانکہ قرآن مجید کا اپنی ذات میں ایک بیّن اور روشن کتاب ہونے کے ساتھ ساتھ ایک چھپی ہوئی کتاب میں بھی موجود ہونا اس کی عظمت کی ایک زبردست دلیل ہے۔ جیسا کہ سورۃ الواقعہ کی مذکورہ بالا آیات میں اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ کے الفاظ سے ظاہر ہے کیونکہ آیت مذکورہ بالا میں اس کے کتاب مبین میں موجود ہونے کو اس کی عظمت و جلالِ شان کی ایک دلیل کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ امام آخر الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن مجید کی عظمت کے اس پہلو کو بہت پر معارف انداز میں بیان فرمایا ہے اور فی الوقت عظمت قرآن کے اس پہلو کو خود حضرت علیہ السلام کے پر معارف الفاظ میں پیش کرنا ہمارے مدنظر ہے چنانچہ حضور علیہ السلام قرآن مجید کے بیک وقت کتاب مبین ہونے اور کتاب مکنون میں بھی موجود ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"آج روئے زمین پر سب الہامی کتابوں میں سے ایک فرقان مجید ہی ہے کہ جس کا کلام الٰہی ہونا دلائل قطعیہ سے ثابت ہے جس کے اصول نجات کے بالکل راستی اور وضع فطرتی پر مبنی ہیں، جس کے عقائد ایسے کامل اور مستحکم ہیں جو براہین قویہ ان کی صداقت پر شاہد ناطق ہیں، جس کے احکام حق محض پر قائم ہیں، جس کی تعلیمات ہر یک طرح کی آمیزش شرک اور بدعت اور مخلوق پرستی سے بکلی پاک ہیں جس میں توحید اور تعظیم الٰہی اور کمالات حضرت عزت کے ظاہر کرنے کے لئے انتہا کا جوش ہے، جس میں یہ خوبی ہے کہ سراسر وحدانیت جناب الٰہی سے بھرا ہوا ہے اور کسی طرح کا دھبہ نقصان اور عیب اور نالائق صفات کا ذات پاک حضرت باری تعالیٰ پر نہیں لگاتا اور کسی اعتقاد کو زبردستی تسلیم کرانا نہیں چاہتا بلکہ جو تعلیم دیتا ہے اس کی صداقت کی وجوہات پہلے دکھلا لیتا ہے اور ہر یک مطلب اور مدعا کو حجج اور براہین سے ثابت کرتا ہے اور ہر یک اصول کی حقیت پر دلائل واضح بیان کر کے مرتبہ یقین کامل اور معرفت تام تک پہنچاتا ہے اور جو جو خرابیاں اور ناپاکیاں اور خلل اور فساد لوگوں کے عقائد اور اعمال اور اقوال اور افعال میں پڑے ہوئے ہیں ان تمام مفاسد کو روشن براہین سے دور کرتا ہے اور وہ تمام آداب سکھاتا ہے کہ جن کا جاننا انسان کو انسان بننے کے لئے نہایت ضروری ہے اور ہر یک فساد کی اسی زور سے مدافعت کرتا ہے کہ جس زور سے وہ آج کل پھیلا ہوا ہے۔ اس کی تعلیم نہایت مستقیم اور قوی اور سلیم ہے۔ گویا احکام قدرتی کا ایک آئینہ ہے اور قانون فطرت کی ایک عکسی تصویر ہے اور بینائی دلی اور بصیرت یقینی کے لئے ایک آفتاب چشم افروز ہے اور عقل کے اجمال کو تفصیل دینے والا اور اس کے نقصان کا جبر کرنے والا ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۹۱، ۹۲)

حضور علیہ السلام کی اس پر معارف تحریر کا اگر بنظر غائر مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت منکشف ہوتی ہے کہ حضور نے اس میں قرآن مجید کی عظمت و جلالِ شان کے دونوں پہلوؤں یعنی اس کے کتاب مبین ہونے کے ساتھ ساتھ کتاب مکنون میں بھی موجود ہونے کو بہت وجد آفریں انداز میں واضح فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور کی اس پر معارف تحریر کی رو سے قرآن کا اپنی لازوال و بے مثال تعلیم کا روشن دلائل کے ساتھ بیان کرنا اس کے کتاب مبین ہونے پر دال ہے اسی لئے فرمایا اس کی تعلیم نہایت مستقیم اور قوی اور سلیم ہے۔ اور اسی طرح قوانین قدرت اور قوانین فطرت سے اس کی پوری پوری تائید ہونا اس کے کتاب مکنون میں موجود ہونے کو آشکار کر رہا ہے۔ اسی لئے فرمایا قرآن گویا احکام قدرتی کا ایک آئینہ ہے اور قانون فطرت کی ایک عکسی تصویر ہے۔

سو گویا وہ کتاب مکنون یعنی وہ چھپی ہوئی کتاب جس میں قرآن موجود ہے ایک تو اللہ تعالیٰ کے وضع کردہ قوانین قدرت اور ان کے مظاہر ہیں اور دوسرے انسان کی فطرت صحیحہ بھی جسے خدا تعالیٰ نے خود اپنی فطرت پر وضع کیا ہے کتاب مکنون کا درجہ رکھتی ہے اور ان ہر دو قوانین میں ایک طرف اور قرآن مجید کی لازوال و بے مثال تعلیم میں دوسری طرف پوری پوری مطابقت پائی جاتی ہے دونوں ایک دوسرے کی مخالف نہیں بلکہ ایک دوسرے کی موید ہیں اور ایک دوسرے کی مشترک صداقت کو آشکار کرنے والی ہیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن مجید کو اپنی ظاہری شکل میں ایک بیّن شریعت اور اسی طرح قوانین قدرت اور فطرت صحیحہ کو ایک مخفی شریعت قرار دیا ہے اور یہ دونوں بیّن اور مخفی شریعتیں ایک دوسرے کے حق میں آئینہ کی حیثیت رکھتی ہیں اور ان میں پوری پوری مطابقت پائی جاتی ہے چنانچہ حضور علیہ السلام صحیفہ قدرت کو کتاب مکنون قرار دیتے اور اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ تعلیم قرآن کی شہادت قانون قدرت کی زبان سے ادا ہوتی ہے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ بلکہ یہ سارا صحیفہ قدرت کے مضبوط صندوق میں محفوظ ہے۔ کیا مطلب کہ یہ قرآن کریم ایک چھپی ہوئی کتاب میں ہے۔ اس کا وجود کاغذوں تک ہی محدود نہیں بلکہ وہ ایک چھپی ہوئی کتاب میں ہے جس کو صحیفہ فطرت کہتے ہیں یعنی قرآن کی ساری تعلیم کی شہادت قانون قدرت کے ذرہ ذرہ کی زبان سے ادا ہوتی ہے۔ اس کی تعلیم اور اس کی برکات کتھا کہانی نہیں جو مٹ جائیں۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۶۴، ۶۵)

پھر حضور علیہ السلام انسان کی فطرت صحیحہ کو کتاب مکنون قرار دیتے اور فطرۃ اللّٰہ التی فطر الناس علیہا کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس کے معنی یہی ہیں کہ اسلام فطرتی مذہب ہے۔ انسان کی بناوٹ جس مذہب کو چاہتی ہے وہ اسلام ہے اور کے یہ معنی ہیں کہ اسلام میں بناوٹ نہیں ہے اس کے تمام اصول فطرت انسانی کے موافق ہیں۔ تثلیث اور کفارہ کی طرح نہیں ہیں جو سمجھ میں نہیں آسکتے۔ عیسائیوں نے خود مانا ہے کہ جہاں تثلیث نہیں گئی وہاں توحید کا مطالبہ ہوگا۔ کیونکہ فطرت کے موافق توحید ہی ہے۔ اگر قرآن شریف نہ بھی ہوتا تب بھی انسانی فطرت توحید ہی کو مانتی کیونکہ وہ باطنی شریعت کے موافق ہے۔ ایسا ہی اسلام کی کل تعلیم باطنی شریعت کے موافق ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۳۲)

الغرض قرآن مجید کی عظمت و جلالِ شان کا یہ ایک نہایت درخشاں پہلو ہے کہ یہ اپنی بے مثال و لازوال تعلیم اور اپنے حجج قاطعہ اور براہین ساطعہ کی رو سے کتاب مبین ہے اور پھر صحیفہ قدرت اور صحیفہ فطرت میں بھی موجود ہونے کے باعث یہ کتاب مکنون میں بھی محفوظ ہے۔ قرآن کی یہ فضیلت بھی ایسی منفرد اور لازوال فضیلت ہے کہ کسی اور مذہب کی شریعت اس میں شریک نہیں ہے۔

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah
روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۵۰ء

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ

(مکرم محمود مجیب اصغر صاحب ۔ اسلام آباد)

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کی تمام صفات کے مظہر اتم ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے صفاتی نام قدوس (خود پاک اور دوسروں کو پاک کرنے والا) کے تحت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی پاکیزگی اور دوسروں کو پاک کرنے کی جو طاقت ملی اسے دوسرے لفظوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کہتے ہیں۔ اسی لئے صحفِ سابقہ میں حضورؐ کو قدوسیوں کا سردار کہا گیا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالےٰ نے جب موسیٰؑ کو وفات کی خبر دی تو موسیٰؑ نے اپنی قوم بنی اسرائیل کو بلایا اور اپنا آخری پیغام دیتے ہوئے فرمایا:۔

"خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر آشکار ہوا۔ وہ کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا اور لاکھوں قدوسیوں میں سے آیا اس کے داہنے ہاتھ پر ان کے لئے آتشی شریعت تھی وہ بلاشک قوموں سے محبت رکھتا ہے اُس کے سب مقدس لوگ تیرے ہاتھ میں ہیں اور وہ تیرے قدموں پر بیٹھے ایک ایک باتوں سے مستفید ہوگا"

(استثنا باب ۳۳)

اس میں "خداوند سینا سے آیا" سے مراد حضرت موسیٰ کی بعثت ہے۔ "اور شعیر سے ان پر آشکار ہوا" اس سے مراد حضرت عیسیٰ کی بعثت ہے۔ "وہ کوہ فاران ..... ہوگا" تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی پیشگوئی ہے جس میں حضورؐ کو قدوسیوں کا سردار اور آپ کے صحابہ کو قدوسی کہا گیا ہے۔

قوتِ قدسیہ کا پہلا کمال ۔ نزولِ قرآن

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کا پہلا کمال یہ ہے کہ آنحضورؐ پر ایک ایسی کتاب نازل ہوئی جو پہلی تمام کتابوں اور صحیفوں سے اس اعلیٰ مقام اور مرتبہ پر واقع ہوئی ہے جہاں تک دوسرا کوئی کلام نہیں پہنچ سکا۔ قرآن مجید صرف کتاب اللہ ہی ہے اور یہ کتاب تمام آدم زادوں کے لئے اور قیامت تک کے لئے ہے جس طرح نبوت کے کمالات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوئے ایسے ہی اعجاز کلام کے کمالات قرآن مجید پر ختم ہوئے۔ باقی تمام کتب سماویہ محرّف و مبدّل ہو چکی ہیں لیکن قرآن مجید کی حفاظت کا اللہ تعالےٰ نے خود ذمہ لیا ہوا ہے جیسا کہ فرمایا:۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (حجر)۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں قرآن مجید کے نزول کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی پاک باطنی اور انشراح صدری و عصمت و حیا و صدق و صفا و توکل و وفا اور عشقِ الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیاء سے بڑھ کر اور سب سے افضل و اعلیٰ و اکمل و ارفع و اجلیٰ و اصفا تھے اس لئے خدائے جلشانہ نے ان کو عطر کمالات خاصہ سے سب سے زیادہ معطر کیا اور وہ سینہ اور وہ دل جو تمام اوّلین و آخرین کے سینہ و دل سے فراخ تر و پاک تر و معصوم تر و روشن تر و عاشق تر تھا وہ اسی لائق ٹھہرا کہ اُسی پر ایسی وحی نازل ہو جو تمام اوّلین و آخرین کی وحیوں سے اعلیٰ و اکمل و ارفع و اتم ہو کر صفاتِ الٰہیہ کے دکھلانے کے لئے ایک نہایت صاف اور کشادہ اور وسیع آئینہ ہو سو یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف ایسے کمالاتِ عالیہ رکھتا ہے جو اُس کی تیز شعاعوں اور شوخ کرنوں کے آگے تمام صحفِ سابقہ کی چمک کالعدم ہو رہی ہے ..... وہ بلاشبہ صفاتِ کمالیہ حق تعالےٰ کا ایک نہایت مصفّا آئینہ ہے جس میں وہ سب کچھ ملتا ہے جو ایک سالک کو مدارجِ عالیہ معرفت تک پہنچنے کے لئے درکار ہے"

(سرمہ چشم آریہ ص ۲۳، ۲۴ حاشیہ)

قوتِ قدسیہ کا دوسرا کمال ۔ غیر معمولی اصلاح

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کا دوسرا کمال یہ ہے کہ جس شان اور مرتبہ کی اصلاح حضورؐ کے ہاتھوں سے ہوئی اس کی نظیر پہلے انبیاء میں نہیں ملتی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مخاطب صرف عرب ہی نہ تھے بلکہ حضور کے مخاطب ساری دنیا تھی جیسا کہ فرمایا۔ قُلْ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (اعراف) اور فرمایا:۔ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (انبیاء)

جس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اس وقت ساری دنیا سخت گمراہی اور فسق و فجور میں مبتلا تھی سارے جہان میں بدعملیوں کا خطرناک طوفان بپا تھا اور ہر ملک میں لوگ شرک اور گناہوں کے مارے اندھے اور بہرے ہو رہے تھے قرآن کریم اس زمانہ کی حالت کا نقشہ کھینچتا ہے۔ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (الروم ۴۲) تری و بحر سب بگڑ چکے تھے یعنی اہلِ کتاب بھی بگڑ چکے تھے اور دوسرا کا تو اور ہی بُرا حال تھا۔ کتب سماویہ اور صحفِ انبیاء میں تاویلات باطلہ نے اصل عقائد کی جگہ لے لی تھی جو اپنے آپ کو ابراہیمؑ کے فرزند کہلاتے ہیں ان کی نسبت قرآن فرماتا ہے اَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ان میں سے اکثر فاسق تھے اور یہاں تک فسق و فجور نے ترقی کی ہوئی تھی کہ جَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ کہ وہ ایسے ذلیل و خوار ہیں جیسے بندر اور ایسے بے حیا ہیں جیسے سؤر۔ جن کے پاس کوئی الہامی کتاب نہ تھی۔ ان کا حال اس سے بھی بدتر تھا بالخصوص عربوں کا جس کے بارہ میں قرآن کریم فرماتا ہے اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا (توبہ: ۹۷) یعنی عرب کفر اور نفاق میں سب سے بڑھے ہوئے تھے درندوں اور وحشیوں کی طرح زندگی بسر کرتے تھے نہ بھلا ایمان اور حقوق اللہ اور حقوق العباد سے بے خبر محض تھے اور صدیوں سے بُت پرستی اور دیگر ناپاک خیالات میں ڈوبے ہوئے تھے۔ عیاشی بدمستی اور شراب خوری اور قمار بازی اور فسق و فجور میں انتہائی درجہ تک پہنچے ہوئے تھے چوری ڈاکہ، خون ریزی، دختر کشی، یتیموں کے اموال کھا جانے دوسروں کے حقوق دبا لینے کو کچھ گناہ نہ سمجھتے تھے۔

ان حالات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مکہ سے ظہور ہوا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں تھوڑے ہی عرصہ میں ان کے اندر ایک ایسی تبدیلی پیدا ہو گئی کہ ہزاروں بُت پوجنے والے واحدہٗ لاشریک خدا کے پرستار بن گئے ان کی نفسانی خواہشات اور بدرسومات اور ہر قسم کی برائیاں جن ان کے بتوں کی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں اور بقول حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں لاکھوں مردے تھوڑے ہی دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے آنکھوں کے اندھے بینا ہو گئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہو گئے آپس میں ہمیشہ لڑنے والے عضوِ واحد کی طرح متحد ہو گئے۔ شراب اور جوئے میں مست رہنے والے تسبیح و تحمید اور توبہ و استغفار کرنے اور تہجد پڑھنے کے لئے شب بیداری کرنے لگے راگ رنگ میں مگن رہنے والے قرآن مجید سیکھنے سکھانے میں اوقات بسر کرنے لگے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے عربی منظوم کلام میں کیا خوب فرماتے ہیں:۔ صَادَفْتُهُمْ قَوْمًا كَرُوْثٍ ذِلَّةً فَجَعَلْتُهُمْ كَسَبِيْكَةِ الْعِقْيَانِ

"اے محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم تو نے عربوں کو ایک ایسی قوم پایا جو گندگی اور ذلت میں گوبر کی مانند تھی لیکن تو نے اپنی کامل قوتِ قدسیہ سے ان کی کایا پلٹ دی اور انہیں خالص سونے کی ڈلی بنا دیا۔ غرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ نے عربوں کو زمین کے نیچے سے اُٹھایا اور آسمانوں کی بلندیوں تک پہنچا دیا اور دیکھتے دیکھتے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مکمل تصویر بن گئے۔

پھر یہ عظیم الشان تبدیلی صرف عرب تک ہی محدود نہ رہی بلکہ چند سالوں میں مشرق سے مغرب تک اپنے اثرات دکھا گئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک فارسی شعر میں فرماتے ہیں:۔

"پہلے وہ آفتاب ہدایت عرب کے ملک پر چمکا تا کہ ان کی خرابیوں کو دور کرے اور بعد ازاں وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نورِ دین اور شریعتِ پاک
آسمانی اور کی مانند تمام کرۂ ارض
پر محیط ہو گئی ہے
یہ حیرت انگیز کامیابی اور یہ عظیم الشان
انقلاب اس نبی کی زندگی میں نظر نہیں
آتا یہ غیر معمولی کامیابی حضور صلے اللہ علیہ
وسلم کی اعلیٰ درجہ کی قوتِ قدسیہ اور اللہ
تعالیٰ سے شدید تعلقات کا نتیجہ تھی۔
حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔
"میرا مذہب یہ ہے کہ اگر رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو الگ کیا
جاتا اور کل نبی جو اس وقت
تک گذر چکے تھے سب کے سب
اکٹھے ہو کر وہ کام اور وہ اصلاح
کرنا چاہتے جو رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے کی ہرگز نہ کر سکتے
ان میں وہ دل وہ قوت نہ تھی
جو ہمارے نبی کو ملی تھی اگر کوئی
کہے کہ یہ نبیوں کی معاذ اللہ سوء
ادبی ہے تو وہ نادان مجھ پر
افترا کرے گا یہ نبیوں کی عزت و
حرمت کرنا اپنے ایمان کا جزو
سمجھتا ہوں لیکن نبی کریم کی فضیلت
کل انبیاء پر میرے ایمان کا
جزو اعظم ہے اور میرے رگ و
ریشہ میں مل چکی بات ہے
یہ میرے اختیار میں نہیں کہ اس
کو نکال دوں۔ بدنصیب اور
آنکھ نہ رکھنے والا مخالف جو چاہے
سو کہے ہمارے نبی کریم صلعم نے
وہ کام کیا جو نہ الگ الگ اور
نہ مل کر کسی سے ہو سکتا تھا
اور یہ اللہ کا فضل ہے ذٰلِكَ
فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ
..... پوری کامیابی پوری
تراش کے ساتھ یہی ایک
انسان دنیا میں آیا جو محمد کہلایا
صلے اللہ علیہ وسلم"
(الحکم جنوری ۱۹۰۱ء بحوالہ ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۶۷)

قوتِ قدسیہ کا تیسرا کمال۔
دلوں میں حیرت انگیز تبدیلی

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ
قدسیہ کا تیسرا کمال یہ ہے کہ آنحضورؐ نے
دلوں میں جس قسم کی حیرت انگیز
تبدیلی پیدا فرمائی اس کی نظیر کہیں نہیں
ملتی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ
قدسیہ کا یہ ہی کہ لوگ اسلام کی
طرف متوجہ ہو کر ایمان لانے لگے
قریش مکہ ظلم و تشدد کے ذریعے اسلام
کی بنیادی تعلیم مذہبی رواداری اور
آزادیٔ ضمیر کے راستے میں حائل ہونے
لگے بالآخر انہوں نے اسلام کو بزور
روکنے کا فیصلہ کیا ان کی ایذا رسانی اور
دشمنی کی انتہا آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم تک ہی محدود نہ رہا بلکہ ان
کا رخ ہر ایک مسلمان کی طرف بھی ہو گیا
چنانچہ انہوں نے حضورؐ اور صحابہؓ کو سخت
دکھ دینا شروع کیا انہوں نے صحابہؓ
کو بڑی بے دردی سے قتل کیا۔ ان
کے اموال کو ناجائز طور پر غصب
کیا ان کے بچوں کو ان کے سامنے
ٹکڑے ٹکڑے کیا عورتوں کو بھیانک
طریقوں سے قتل کیا غلاموں کو ننگا
کر کے سخت پتھروں پر گھسیٹا اور جلتی
ہوئی ریت پر لٹا کر دکھ دیا دہکتے ہوئے
کوئلوں پر اس وقت تک لٹائے رکھا
جب تک انسانی چربی انہیں ٹھنڈا نہ کر
دے اسلام کی ترقی کے ساتھ ساتھ
کفار درندگی میں بڑھتے گئے۔ انہوں
نے ان پاک بازوں کو اڑھائی تین
سال شعب ابی طالب میں بھوک اور
پیاس سے آزمایا اور بالآخر مدینہ ہجرت
کرنے پر مجبور کیا۔ ہجرت مدینہ کے نتیجہ
میں صحابہؓ کو وطن سے بے وطن ہونا پڑا
بچوں کو ماؤں خاوندوں کو بیویاں اور
بھائیوں کو بھائی چھوڑنے پڑے۔
یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ
قدسیہ ہی تھی جس نے صحابہؓ کے اندر
دکھ برداشت کرنے کی بے مثال شجاعت
پیدا کی اور کوئی ایک بھی تو ایسی مثال
نہیں ملتی کہ کسی صحابی نے ارتداد کی راہ
اختیار کی ہو۔
ہجرت مدینہ کے بعد جب اسلام کے
دفاع اور قیامِ امن کے لئے تلوار کا جہاد
فرض ہوا تو اس وقت حضرت موسیٰؑ
کے ساتھیوں کی طرح صحابہ رسول مقبولؐ
نے یہ نہیں کہا کہ جا تو اور تیرا خدا جا
کر لڑو ہم یہیں بیٹھے ہیں اور نہ حضرت
عیسیٰؑ کے حواریوں کی طرح تیس روپے
لے کر اپنے نبی کو دشمنوں سے پکڑوا دیا
بلکہ اصحاب رسول صلے اللہ علیہ وسلم
نے کہا "یا رسول اللہ! آپ جہاں چاہتے
ہیں چلیں ہم آپ کے ساتھ ہیں ہم آپ
کے دائیں بھی لڑیں گے اور آپ کے بائیں
بھی لڑیں گے آپ کے پیچھے بھی لڑیں گے
اور آپ کے آگے بھی لڑیں گے اور دشمن
آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک ہماری
لاشوں کو روندتا ہوا نہ آئے"۔ انہوں
نے کہا "یا رسول اللہ اگر آپ ہمیں سمندر
میں کود جانے کو کہیں تو ہم کود جائیں
گے اور ہم میں سے ایک فرد بھی پیچھے
نہیں رہے گا"۔
تاریخ گواہ ہے کہ ان جان نثاروں
نے اپنا عہد پورا کیا اور پانی کی طرح اپنے
خونوں کو بہا دیا مال جان عزت و آبرو
سب کچھ خدا کی راہ میں خرچ کر دیا یہ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ
قدسیہ نہیں تو اور کیا تھا صحابہ کی قربانیوں
اور دینی خدمات کا ذکر حضرت مسیح موعود
علیہ السلام اپنی عربی تصنیف نجم الہدیٰ میں
یوں فرماتے ہیں:۔
"اور ان کی ہمتیں دینی خدمات
کے لئے بلند ہو گئیں اور وہ قوت
اسلام کے لئے مالک ثمر نبیہ
اور عزیمہ تک پہنچے اور ملت
اسلامیہ کی اشاعت کے لئے
بلاد جنوبیہ اور شمالیہ کی طرف
انہوں نے سفر کیا.... اور
انہوں نے اپنی کوششوں اور
تگ و دو میں کوئی دقیقہ
اسلام کے لئے اٹھا نہ رکھا
یہاں تک کہ دین کو فارس
اور چین اور روم اور شام
تک پہنچا دیا اور جہاں جہاں
کفر نے اپنا بازو پھیلا رکھا تھا
اور شرک نے اپنی تلوار کھینچ
رکھی تھی وہیں پہنچ انہوں نے
موت کے سامنے سے منہ نہ
پھیرا اور ایک بالشت بھی
پیچھے نہ ہٹے اگرچہ کاروں
سے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے....
اور زمین کی انتہائی آبادی
تک زمین پر قدم مارتے ہوئے
پہنچے" (نجم الہدیٰ ص۸)

قوتِ قدسیہ کا چوتھا کمال
مجددینؒ و بعثتِ مسیح موعودؑ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ
قدسیہ کا اثر کسی ملک یا قوم یا زمانے
تک ہی محدود نہیں بلکہ آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ ہر زمانہ میں
دنیا کے مختلف ملکوں اور مختلف قوموں
میں اپنے غیر معمولی اثرات دکھاتی رہی
ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کی طبعی وفات کے بعد خلافتِ راشدہ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ
قدسیہ کے ہی نتیجہ میں قائم ہوئی جس کے
دوران بڑی بڑی عظیم الشان فتوحات
ہوئیں۔
خلافتِ راشدہ کے بعد یہ حضورؐ
کی قوتِ قدسیہ کا ہی نتیجہ تھا کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد تیرہ صدیوں
میں لاکھوں اولیاء اور آئمہ اور مجددین
پیدا ہوتے رہے۔ مجددین کرام میں سے
زیادہ مشہور پہلی صدی میں حضرت عمر بن
عبد العزیزؒ دوسری صدی میں امام شافعیؒ
اور امام احمد بن حنبلؒ تیسری صدی میں
حضرت ابو شریحؒ و ابو الحسن اشعریؒ چوتھی
صدی میں حضرت ابو عبید اللہ نیشاپوریؒ و
قاضی ابو بکر باقلانیؒ پانچویں صدی میں
حضرت امام غزالیؒ چھٹی صدی میں حضرت
سید عبد القادر جیلانیؒ ساتویں صدی میں
حضرت امام ابن تیمیہؒ اور حضرت خواجہ
معین الدین چشتیؒ آٹھویں صدی میں حضرت
حافظ ابن حجر عسقلانیؒ اور حضرت صالح
بن عمرؒ نویں صدی میں حضرت امام جلال
الدین السیوطیؒ دسویں صدی میں حضرت محمد
طاہر گجراتیؒ گیارہویں صدی میں حضرت
احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ بارہویں
صدی میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث
دہلوی اور تیرہویں صدی میں حضرت
سید احمد بریلویؒ اور حضرت عثمان فودیؒ
ہیں۔ یہ تمام بزرگ جنہوں نے بے مثال
خدماتِ دینیہ سرانجام دیں آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان قوتِ
قدسیہ کے ہی نتیجہ میں پیدا ہوئے۔
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ
قدسیہ کا انتہائی نقطہ اسلام کی نشاۃ
ثانیہ ہے۔ سورۂ جمعہ کی آیت وَاٰخَرِيْنَ
مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ میں یہ
پیشگوئی تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں اسلام کے
کامل اور عالمگیر غلبہ کے معراج کے لئے چودھویں
صدی کے سر پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کی ہی اُمت میں سے حضورؐ کا ایک کامل
بروز اور نائب البعثت پیدا ہوگا جو نہ
صرف چودھویں صدی کا مجدد ہوگا بلکہ
دس صدیوں کے لئے مجدد ہوگا اور حضرت
عیسیٰ ابن مریمؑ سے خلقاً خُلقاً اور زماناً
شدید مشابہت کی وجہ سے مسیح موعودؑ
اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کامل
بروز ہونے کی وجہ سے امام المہدی اور
خاتم الخلفاء کے نام سے موسوم ہوگا اور
وہ جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت
غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام
بانی جماعت احمدیہ کی ذات گرامی ہیں۔
آپ فرماتے ہیں:۔
"میں یہ کہتا ہوں کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی
اور آپ کی اعلیٰ نبوت کا یہ
ادنیٰ کرشمہ ہے کہ تیرہ سو سال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے بعد بھی آپ ہی کی تربیت اور تعلیم سے مسیح موعود آپ کی اُمت میں ہی مہر نبوت لے کر آیا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۴۳)

اسی طرح فرمایا:۔

"اس سے بڑھ کر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور فضیلت کیا ہوگی کہ تیرہ سو برس بعد اپنے نفوس قدسیہ سے وہ ایک انسان کو تیار کرتے ہیں جو مسیح ابن مریم پر فضیلت پاتا ہے بلحاظ اپنے کام اور کامیابی کے۔"

(الحکم ۳۱ اگست ۱۹۰۳ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک جامع نوٹ

حضرت مسیح موعود اپنی مشہور تصنیف حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں:۔

"میں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں افسوس کہ جیسا حق شناخت کا تھا اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلو ان میں جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مراد یں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذریت شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازل ہے ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اس نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اس کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اس بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اس وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں جب تک ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۶، ۱۱۵)

مبلغ سپین کا ایک انٹرویو

مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین کا ایک انٹرویو وہاں کے ایک اخبار میں چھپا ہے جس کا اردو ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (وکالت تبشیر تحریک جدید)

قرطبہ شہر جو کہ ایک ہزار سال قبل مسلمانوں کے عظیم دور حکومت میں مملکت اسلامیہ کا دارالحکومت اور عظمت و شوکت کا حامل تھا مسلم جماعتیں اب پھر قرطبہ کی طرف نگاہیں اٹھا رہی ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا ایک مسلم جماعت نے قرطبہ میں "مرابیطو" کی چھوٹی سی عمارت بطور مسجد استعمال کرنے کی میونسپلٹی کی طرف سے اجازت حاصل کی ہے۔

مسلم جماعت احمدیہ نے قرطبہ میں اپنا روحانی مرکز کھولنا چاہا ہے۔ پیدرو آباد (PETRO ABAD) میں مسجد کی تعمیر کے لئے زمین خرید چکی ہے سپین میں یہ جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد ہوگی۔ مسلم احمدیہ مشن سپین نے اپریل ۱۹۷۹ء میں قرطبہ میں اپنا باقاعدہ مشن کھولا۔ مکرم عبدالستار خان یہاں پر بطور مبلغ متعین ہیں۔ ایک ریٹائرڈ فوجی افسر اور دو طالب علم جماعت میں شامل ہو چکے ہیں۔ جماعت ایک مکان کی تلاش میں ہے جہاں اپنے اجتماعات منعقد کر سکیں۔ فی الوقت پوسٹ بکس نمبر ۷ کا پتہ استعمال کرتے ہیں۔ اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے احمدیہ مسلم مشن کے انچارج مکرم الٰہی ظفر آج اور کل "اسلام اور اس کی بنیادی تعلیمات" کے موضوع پر "کانفرنس ہال" میں آٹھ بجے شب لیکچر دیں گے۔

مکرم الٰہی ظفر جو سفید پگڑی پہنے ہوئے تھے۔ واجب التعظیم جن کی گفتگو میں مٹھاس تھی، کے ساتھ کل ہمیں اس اسلامی جماعت کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے سلسلہ میں گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ جماعت احمدیہ کی بنیاد ۱۸۸۹ء میں حضرت احمد علیہ السلام (قادیان شمالی انڈیا) نے رکھی۔ دنیا کے مختلف ممالک خصوصاً ایشیا اور افریقہ میں آپ کے ایک کروڑ پیروکار پائے جاتے ہیں۔ سپین میں جماعت احمدیہ کی تعداد پچاس افراد کے لگ بھگ ہے۔ مکرم الٰہی ظفر کے نزدیک جس طرح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے زمانہ میں جب کہ یہود انکار موسویہ کو بھول چکے تھے تو انہوں نے موسوی شریعت کو زندہ کیا بعینہٖ حضرت احمد علیہ السلام (قادیانی) اس زمانہ میں اسلام کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے مسیح موعود (اسلامی) کے طور پر مبعوث ہوئے ہیں جب کہ دنیا میں سخت گمراہی، ضلالت و فساد پھیلا ہوا ہے آپ (احمد علیہ السلام) حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے متبع نبی ہیں۔

مکرم الٰہی ظفر تیس سال سے زیادہ عرصہ سے میدرڈ میں رہتے ہیں آپ کی زندگی کا مقصد قرآن کریم کی تبلیغ و اشاعت ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ میرا مذہب نہیں بلکہ حقیقی اسلام کا مذہب ہے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین ہے۔ ہم حقیقی اسلام کو اس کی اصلی سچی اور پاکیزہ صورت میں دنیا میں دوبارہ زندہ کرنا چاہتے ہیں۔ اسلام کی تعلیم میں بغیر کسی تبدیلی کے اسی دینی اور روحانی مقصد کی خاطر مکرم الٰہی ظفر ہمیشہ امن و سلامتی اور محبت کا پرچار کرتے ہیں۔

سلامتی اور امن کے الفاظ ہمیشہ ان کے لبوں پر جاری رہتے ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ حقیقی امن اور سلامتی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس ملک میں مخلوق کے ساتھ نیکی کرنے کے ذریعہ ہمیشہ تلاش کرتے رہنا چاہیئے۔ موجودہ دنیا اس وقت ہلاکت کے گڑھے کے کنارے کھڑی ہے تیسری جنگ کا سخت خطرہ ہے۔ قوموں میں سخت نفرت پائی جاتی ہے اور یہ نفرت آخر کار خطرناک جنگ کا باعث ہوگی بشرطیکہ دنیا اپنی اصلاح کرے۔

جماعت احمدیہ غیر مسلموں کو زبردستی مسلمان بنانے کے لئے "مقدس جنگ" کے عقیدے کو تسلیم نہیں کرتی بلکہ اس کے برعکس پیار، محبت اور سلامتی کے پیغام کے ساتھ اسلام کو پھیلانا چاہتی ہے۔

مکرم الٰہی ظفر نے بیان کیا کہ ہم بھی انسان کے قلوب کو فتح کرنا چاہتے ہیں یہ روحانی فتح اور یہ سچی فتح حسن عمل اور محبت الٰہی کے ذریعے ہوگی۔

یورپ اور امریکہ کی احمدی جماعتوں کے چندہ سے انہوں نے پیدرو آباد (PEDRO ABAD) قرطبہ میں مسجد کی تعمیر کے لئے زمین حاصل کر لی ہے جہاں وہ پہلی سپین مسجد تعمیر کریں گے یہ بہت ہی سادہ ہوگی۔ اسی نمونہ پر جیسے کہ مدینہ میں حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پہلی مسجد تھی۔ اس کی تعمیر کا کام اس سال گرمیوں میں شروع ہوگا اور امید ہے کہ تقریباً ۱۸ سال کے عرصہ میں مکمل ہوگی۔ زمین کے خرید نے اور تعمیر میں چار ملین پیسیٹہ صرف ہوگا۔

مکرم الٰہی ظفر بیان کرتے ہیں اسلام کے پانچ ارکان ہیں (۱) کلمہ طیبہ (۲) نماز (۳) روزہ (۴) زکوٰۃ (۵) حج جن کی تفصیل اور حکمت کو کل اپنے لیکچر میں بیان کریں گے۔ آپ کے لیکچر قرطبہ کے کانفرنس ہال میں ۲۰ و ۲۱ مارچ ۱۹۸۰ء کو ۸ بجے شب ہوں گے۔ آپ کے پیغام کا خلاصہ "باہمی نیکی، باہمی اخوت اور اللہ تعالیٰ کی محبت ہے۔"

جب مجھے اس خوشگوار گفتگو کے بعد الوداع کرنے لگے تو مجھے مسکراتے ہوئے السلام علیکم کہا۔ یعنی آپ پر ہمیشہ اللہ کی سلامتی ہو۔ "وما علینا الا البلاغ"

(روزنامہ "قرطبہ" ۲۰ مارچ ۱۹۸۰ء)

درخواست دعا

میری ہمشیرہ محترمہ اہلیہ صاحبہ ملک محمد احمد صاحب آف قلعہ گوجر سنگھ لاہور کا ہر ماہ کا آپریشن ایک دو روز میں ہونے والا ہے۔ احباب کرام و بزرگوں سے خاص اپیل ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری ہمشیرہ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرما کر صحت یاب فرمائے۔

(محمد ... صاحب آف ... لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک کے کونے کونے سے تین شہدائے احمدیت کو خراج عقیدت

لاہور سے ربوہ آتے ہوئے ۸ مارچ ۱۹۸۰ء کو کار کے حادثہ میں شہید ہونے والے تین خدام احمدیت مکرم ظاہر احمد خان صاحب قائد ضلع مجلس خدام الاحمدیہ لاہور، مکرم جواد رشید صاحب نائب قائد ضلع اور مکرم خواجہ اعجاز احمد صاحب ناظم اطفال کی شہادت کے سانحے پر ملک کے کونے کونے سے جماعت ہائے احمدیہ اور ذیلی تنظیموں نے دلی رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور اپنے غم کے اظہار کے لئے ان اداروں نے قرارداد ہائے تعزیت ارسال کی ہیں ان میں مجالس خدام الاحمدیہ مقامی اضلاع اور علاقہ، لجنات اماء اللہ، احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کی مختلف شاخیں اور دیگر تنظیمیں شامل ہیں۔

قرارداد میں اس امر پر اطمینان کا اظہار کیا گیا ہے کہ یہ عظیم الشان قربانی ایک عظیم فریضہ کی ادائیگی کے دوران دی گئی ہے۔ جس نے اس قربانی کی عظمت کو دوبالا کر دیا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان شہداء کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے درد دل سے دعا کریں مولا کریم اپنے خاص فضل و کرم سے ان شہداء کے درجات جنت الفردوس میں بلند کرے اور ان کے پسماندگان کا خود حامی و ناصر ہو۔

بہت سی قرارداد ہائے تعزیت شائع ہو چکی ہیں اب گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے ذیل میں صرف ان جماعتوں اور تنظیموں کے نام دیئے جا رہے ہیں جن کی طرف سے دفتر الفضل کو قرارداد ہائے تعزیت موصول ہوئی ہیں۔

جماعت ہائے احمدیہ اسلام آباد، چک چھٹہ ضلع گوجرانوالہ، سلطان پورہ (حلقہ) لاہور، تصور، کراچی گوجرانوالہ شہر، لاہور، مغل پورہ لاہور، نیلا گنبد (حلقہ) لاہور مجالس خدام الاحمدیہ اسلام آباد، اوکاڑہ، باٹا پور لاہور بہاولنگر ضلع چک ۱۸۴/۷-ج ضلع بہاولنگر، دارالعلوم شرقی ربوہ، ساہی وال ضلع، سکھر و حبیب آباد (ضلع) شیخوپورہ ضلع، عزیز آباد کراچی، قیادت اسلامیہ پارک لاہور، قیادت دارالذکر لاہور، قیادت دہلی گیٹ لاہور، کراچی ضلع، گجرات ضلع، لاڑکانہ ضلع، مارٹن روڈ کراچی، ملتان شہر، منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات،

مجالس اطفال الاحمدیہ ربوہ و مارٹن روڈ کراچی، لجنات اماء اللہ کراچی ضلع و لاہور احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور، احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور، ٹائیگرز ہاکی کلب ربوہ۔

پنجاب گولڈن جوبلی باسکٹ بال چیمپئن شپ

پنجاب گولڈن جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں باسکٹ بال چیمپئن شپ جو مورخہ ۲۸ تا ۳۱ مارچ زیر اہتمام پنجاب باسکٹ بال ایسوسی ایشن لاہور میں منعقد ہوئی۔ جھنگ ڈسٹرکٹ باسکٹ بال ٹیم نے اپنے فائنل میچ میں لاہور کی ٹیم کو ۶۴ کے مقابلہ میں ۶۷ پوائنٹ حاصل کر کے جیت لی ہے۔ اس ٹیم کے دس کھلاڑیوں کا تعلق فضل عمر باسکٹ بال کلب ربوہ سے تھا اور دو کھلاڑی جھنگ شہر سے تعلق رکھتے تھے۔ فائنل میچ میں بڑا زبردست مقابلہ ہوا اور دونوں ٹیموں نے بڑے جوش و خروش کا مظاہرہ کیا۔

اس سے قبل ٹیم کا مقابلہ ضلع گوجرانوالہ، ضلع وہاڑی، ضلع مظفر گڑھ کی ٹیموں سے ہوا۔ جو ضلع جھنگ کی اس ٹیم نے ان ٹیموں کے حاصل کردہ پوائنٹس کے مقابلہ میں تقریباً دگنے پوائنٹ حاصل کر کے انہیں زبردست شکست دی۔ فائنل میچ کے اختتام پر کھلاڑیوں کو بطور انعام میڈل دیئے گئے۔ ٹیم میں مندرجہ ذیل لڑکے شامل تھے۔

مرزا عبدالباسط (کیپٹن) حافظ مسعود اقبال، سرور مصطفےٰ۔ مبارک احمد، ادریس احمد، طاہر احمد ورک، جمیل احمد، قمر احمد عطاء، امجد محمود۔ طاہر محمود، منور احمد (جھنگ) محمد جمیل (جھنگ) احمد اسلم شاد منگلا سیکرٹری جھنگ ڈسٹرکٹ باسکٹ بال ایسوسی ایشن)

سندھ یونیورسٹی میں اوّل پوزیشن حاصل کرنیوالے احمدی طلباء کے اعزاز میں عصرانہ

یہ خبر جماعت ہذا مسرت و انبساط کے ساتھ سنی جائے گی کہ اس سال خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے سندھ یونیورسٹی جام شورو میں تین احمدی طلباء نے مختلف مضامین میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے جن کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

(۱) عبدالقادر مبشر بھٹی صاحب بی ایس سی آنرز کیمسٹری میں اوّل پوزیشن۔

(۲) لئیق احمد صاحب ایم اے پولیٹیکل سائنس میں اوّل پوزیشن۔

(۳) مس مبارکہ شفیق الحق صاحبہ بی ایس سی آنرز فزیالوجی میں اوّل پوزیشن۔

احمدی طلباء کی اس نمایاں کامیابی پر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن مہران انیڈ سندھ یونیورسٹی نے ان کے اعزاز میں ایک عصرانہ کا اہتمام کیا یہ تقریب مورخہ ۳۰-۳-۸۰ مسجد احمدیہ بیت الظفر میں زیر صدارت بابو عبدالغفار صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد منعقد ہوئی چائے وغیرہ کے بعد سب سے پہلے خاکسار نے ان کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کیا اور اس کے بعد محترم امیر صاحب اور سیکرٹری صاحب تعلیم جماعت احمدیہ حیدرآباد مکرم پروفیسر افتخار احمد صاحب ایم ایس سی نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا اور پھر مکرم و معظم جناب محمد اشرف صاحب ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ حیدرآباد نے جہاں ان کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کو مبارکباد پیش کی وہاں دیگر احمدی طلباء کو سخت محنت اور انتھک جدوجہد کرنے کی طرف توجہ دلائی تاکہ وہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی اس دلی آرزو اور خواہش کو پورا کرنے والے ہوں کہ احمدی طلباء تعلیم کے ہر میدان میں سبقت حاصل کرنے والے ہوں۔ کامیاب ہونے والے طلباء کو پروفیسر افتخار احمد صاحب نے احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کی طرف سے قرآن کریم کا حسین و بے نظیر تحفہ پیش کیا مکرم امیر صاحب کے دعا کرانے کے بعد یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

اس تقریب میں سندھ یونیورسٹی میں زیر تعلیم احمدی طالبات بھی شامل ہوئیں جن کے لئے الگ مستورات کی گیلری میں انتظام کیا گیا تھا ان احمدی طالبات کو امۃ الرشید صاحبہ نائب صدر لجنہ حیدرآباد اور بیگم مربی صاحب نے قیمتی نصائح سے نوازا۔

چونکہ اس تقریب میں سندھ یونیورسٹی میں پڑھانے والے احمدی پروفیسرز بھی مدعو تھے اس لئے انہوں نے بھی اپنے ان عزیز طالب علموں کے اعزاز میں مورخہ ۲۶-۳-۸۰ کو بیت الظفر میں چائے پارٹی کا اہتمام کیا تلاوت کے بعد مکرم محمد اشرف صاحب ناصر شاہد مربی سلسلہ اور مکرم پروفیسر مصباح الدین صاحب صدیقی ایم اے نے خطاب فرمایا مربی صاحب نے آخر میں دعا کروائی اور یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ دوسرے احمدی طلباء کو بھی کامیابی و کامرانی کے اس تسلسل کو قائم رکھنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔

(جنرل سیکرٹری احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن مہران انیڈ سندھ یونیورسٹی جام شورو سندھ)

خریداران ماہنامہ انصار اللہ کے لئے ضروری اعلان

بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے ماہنامہ انصار اللہ بابت ماہ امان مارچ ۱۹۸۰ء ۱۳۵۹ ہش شائع نہیں ہو سکا اب ماہ امان/مارچ اور شہادت/اپریل ۱۹۸۰ء ۱۳۵۹ ہش کا شمارہ اکٹھا شائع ہو رہا ہے۔ قارئین کرام مطلع رہیں۔

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

مددگار کارکن کی ضرورت

دفتر صدر عمومی ربوہ کے لئے ایک مددگار کارکن نوجوان کی ضرورت ہے۔ نوجوان سائیکل چلانا جانتا ہو۔ اور پورے وقت کے لئے چاہئے خواہشمند احباب اپنے کوائف لکھ کر صدر محلہ کی تصدیق کروا کر درخواست بھجوائیں۔ تنخواہ کا فیصلہ انٹرویو کے بعد کیا جائے گا۔

(صدر عمومی ربوہ)

اپنے اموال کو خدا تعالےٰ کی راہ میں بے دریغ خرچ کیجیے (ناظر بیت المال آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان

فضل عمر ہسپتال - ربوہ

۲۴

مکرمہ اہلیہ صاحبہ قریشی عبدالسمیع صاحب	نیلا گنبد	لاہور	۱۰/- روپے
مکرم چوہدری عزیز فضل اللہ صاحب	سول لائن	"	۱۰/- "
" ملک عبدالرب خان صاحب	"	"	۲۰/- "
مکرمہ امۃ الحمید صاحبہ	"	"	۱۰/- "
مکرم ڈاکٹر مختار احمد صاحب	"	"	۲۰/- "
" مجیب الرحمٰن درد صاحب	"	"	۲۰/- "
" عبدالحی صاحب	"	"	۱۰/- "
" [illegible] صاحبہ	"	"	۱۰/- "
[illegible] صاحبہ	"	"	۲۰/- "
[illegible] بیگم صاحبہ	چھاؤنی چونیلی	"	۲۵/- "
" بیگم صاحبہ چوہدری عبدالرشید صاحب	"	"	۲۰/- "
مکرم عبدالغفور صاحب کرک	"	"	۲۵/- "
" خالد محمود باجوہ صاحب	"	"	۱۰/- "
" خلیل احمد خان صاحب	"	"	۲۰۰/- "
مخفیہ اللہ اللہ	"	"	۹۸/- "
مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا غلام صادق قلعہ راجگڑھ	"	"	۳۰۰/- "
مکرم قاضی طاہر احمد صاحب	"	"	۲۰/- "
" سلیم احمد خان صاحب	حلقہ فیکٹری ایریا	شاہدرہ	۱۰/- "
" محمد امجد صاحب	"	"	۳۰/- "
" عبدالکریم قدسی صاحب	"	"	۱۰/- "
" حکیم رحمت علی صاحب	"	"	۱۰/- "
مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ	حلقہ محمد نگر	لاہور	۱۵/- "
مکرم چوہدری فتح محمد صاحب	"	"	۲۰/۵۰ "
" چوہدری عطاء اللہ صاحب	"	"	۱۰/- "
مکرمہ نصرت بنت محمد حسین صاحب	حلقہ چھاؤنی شمالی	"	۱۰/- "
مکرم ملک نعیم اللہ صاحب خالد	"	"	۲۰/- "
مکرمہ روبینہ منیر صاحبہ	حلقہ سول لائن	"	۲۰/- "
" امۃ العزیز عائشہ	"	"	۱۰/- "
" اسامہ ابن ملک عبدالغنی صاحب	"	"	۱۰/- "
" بیگم مسعود احمد صاحب	"	"	۱۰/- "
مکرم مجیب الرحمٰن صاحب درد	"	"	۱۰/- "
" امانت اللہ	"	"	۱۵/- "
مکرمہ طاہرہ بشیر صاحب	"	"	۱۰۰/- "
مکرم سید تبسم حسین صاحب	"	"	۱۰/- "
مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ	"	"	۱۰/- "
مکرم ڈاکٹر اختر محمود صاحب	"	"	۲۵/- "
مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مطیع الرحمٰن صاحب	حلقہ دارالذکر	لاہور	۱۲/- "
" مظفرہ بنت مظفر احمد صاحب	"	"	۱۰/- "
" والدہ صاحبہ بشریٰ بیگم	"	"	۱۰/- "
مکرم ملک منور احمد جاوید	"	"	۱۰/- "
مکرمہ اہلیہ صاحبہ رانا عبدالشان صاحب	"	"	۱۰/- "

(باقی)

دوا تدبیر ہے۔ اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

ہمدردانہ مشورہ اور قابل اعتماد اصولی علاج کے لئے:

مطب ناصر دواخانہ ○ گول بازار ○ ربوہ

اعلانِ نکاح

یکم اپریل ۸۰ء (بروز منگل) بعد نماز مغرب مکرم محمد انوار حسین خان صاحب مرحوم و مغفور کی بیٹی افشاں انوار کا نکاح اس عاجز کے منجھلے بیٹے شاہد رؤف لودھی سے مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر جناب مکرم ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع مظفر گڑھ نے مسجد احمدیہ مظفر گڑھ میں پڑھا۔ (عزیزہ افشاں انوار جناب ڈاکٹر صاحب موصوف کی بھانجی ہیں)

تمام احباب و بزرگانِ سلسلہ عالیہ سے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو فریقین کے علاوہ سلسلہ احمدیت اور اسلام کے لئے بھی دینی و دنیاوی ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ اللّٰھم آمین!

(عبدالرؤف لودھی - ۱۵۶ سرکلر روڈ، مظفر گڑھ)

تصحیح

روزنامہ الفضل مورخہ ۲۶ مارچ کے شمارے میں عزیزہ نوشین صاحبہ بنت ملک خلیل الرحمٰن صاحب کے اعلانِ نکاح میں غلطی سے مندرجہ ذیل الفاظ رہ گئے ہیں۔ عزیزہ غلام محمد صاحب آف قصور کی پڑپوتی اور ملک عبدالرحمٰن صاحب آف قصور کی پوتی ہیں۔

احباب کرام تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

درخواستِ دعا

میرا چھوٹا بھائی عزیزم مظفر احمد بشیر ایک سال سے جلدی مرض میں مبتلا ہے تکلیف بہت زیادہ ہے آج کل میو ہسپتال لاہور میں داخل کروایا ہوا ہے۔

احباب جماعت دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے میرے بھائی کو شفائے کاملہ و عاجلہ سے نوازے آمین!

(حنیف احمد محمود مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم جدہ ملیبا)

ھوالشافی

ناخونہ کورس PTERYGIUM COURSE

ناخونہ کیور ۱۵/- PTERYGIUM CURE

ناخونہ لوشن ۳/- PTERYGIUM LOTION

میزان ۱۸/-

ڈاک خرچ و پیکنگ ۵/-

۲۳/-

تفصیلی لٹریچر ۲۵ پیسے کے ٹکٹ بھیج کر منگوائیں

کیور میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ

لاہور، کراچی، ہیڈ آفس ربوہ - فون 606/607

چائنا ہیئر ٹانک

"دنیائے سائنس کی حیرت انگیز ایجاد"

بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکتا ہے ان کو لمبا اور مضبوط بناتا ہے۔ قیمت دس روپے

امین میڈیکوز ۱۲ لوئر مال روڈ لاہور

ربوہ اور بیرونِ ربوہ میں سکنی اور زرعی جائیداد کی خرید و فروخت کا سب سے پہلا اور قابلِ اعتماد ادارہ

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ انس مارکیٹ ربوہ - فون ۵۳۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس مشاورت کی مختصر روداد - بقیہ صفحہ اول

کہ یہ تجویز منظور ہونی چاہیئے وہ کھڑے ہو جائیں۔

سب نمائندگان نے کھڑے بالاتفاق اس تجویز کو منظور کرنے کی سفارش کی۔

ایجنڈا کی تجویز ۲

اس کے بعد محترم رانا محمد خان صاحب نے سب کمیٹی تعلیم و اصلاح و ارشاد نے ایجنڈا کی تجویز ۲ جو رپورٹ تعلیمی شورے کمیٹی پر مشتمل تھی پیش کی۔ اس رپورٹ کے دو حصے تھے۔

ا۔ جماعت احمدیہ میں معیار تعلیم کا جائزہ
ب۔ تعلیم نسواں کی سکیم

محترم رانا صاحب نے فرمایا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس شورے ۱۹۷۴ء میں محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب لاہور کے امر تعلیم نسواں کے بارہ میں تمام کوائف اکٹھے کر کے تین سال تک رپورٹ پیش کرنے کا کام لگایا تھا۔ اور فرمایا تھا کہ مکرم قاضی صاحب "اپنے ساتھ ۴۔۵ آدمیوں کو لیں (جو رضاکارانہ کام کریں یا تنخواہ دار ہوں) وہ دن رات کام کریں۔ اور اگلے تین سال کے اندر اندر ایک جامع پروگرام پیش کریں۔ میں اس غرض کے لئے جوبلی فنڈ سے دس لاکھ روپے کی رقم منظور کرتا ہوں۔"

مکرم قاضی صاحب نے تعمیل ارشاد میں ۱۹۷۷ء کے شروع میں حضور کی خدمت میں ایک ضخیم رپورٹ تیار کر کے بھجوائی۔ حضور ایدہ اللہ نے اس رپورٹ پر مزید غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی نامزد کی۔ اس کمیٹی نے کئی اجلاس کئے۔ مگر شوریٰ ۱۹۷۹ء تک کوئی رپورٹ تیار نہ ہو سکی۔ شوریٰ ۱۹۷۹ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے معیار تعلیم و دیگر تعلیمی مسائل پر غور کرنے کے لئے ایک تعلیمی شورے کمیٹی مقرر کی اور حضور کی منظوری سے مکرم قاضی محمد اسلم صاحب کی رپورٹ پر غور کرنے والی تعلیم نسواں کمیٹی کو مذکورہ بالا تعلیمی شوریٰ کمیٹی میں مدغم کر دیا گیا۔ اس تعلیمی شورے کمیٹی نے جو سفارشات مرتب کیں وہ سب کمیٹی تعلیم و اصلاح و ارشاد کے سامنے برائے غور پیش کی گئیں۔ سب کمیٹی نے رپورٹ کے ہر دو حصص (ا۔ معیار تعلیم کا جائزہ ب۔ تعلیم نسواں کی سکیم) پر مکمل اتفاق رائے کیا۔ اور وہ اس رپورٹ کو من و عن منظور کئے جانے کی سفارش کرتی ہے۔

اس مرحلہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہال میں تشریف لے آئے۔

مکرم رانا محمد خان صاحب نے تعلیمی شورے کمیٹی کی ساری رپورٹ پڑھ کر نمائندگان کو سنائی۔ حضور نے فرمایا۔

اگر کوئی دوست اس رپورٹ کے متعلق کچھ کہنا چاہتے ہوں تو اپنے نام لکھوائیں اور پھر باری باری اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں۔

حضور ایدہ اللہ کے اس ارشاد پر محترم صاحبزادہ مرزا افور احمد صاحب نمائندہ لجنہ نے مائیک پر آ کر لجنہ اماء اللہ کی رائے کا اظہار کیا۔ آپ کے علاوہ کسی اور دوست نے اظہار رائے کے لئے اپنا نام پیش نہ کیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا عملاً تجویز جس پر رائے دی جا سکتی ہے یہ ہے کہ جو رپورٹ اور سفارشات پڑھی گئی ہیں اس قابل ہیں کہ ان پر غور کیا جائے اور جہاں تک اس پر عمل ہو سکتا ہے عمل کیا جائے۔

اس کے بعد محترم رانا محمد خان صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے فرمایا جو دوست اس تجویز کے حق میں ہوں وہ کھڑے ہو جائیں۔ اس پر سب نمائندگان نے کھڑے ہو کر بالاتفاق اس تجویز کے منظور کئے جانے کی سفارش کی۔ (باقی)

درخواست دعا

مکرم محمد امین خان صاحب احمدی نے بذریعہ تار لنڈن سے اطلاع دی ہے کہ ان کی اہلیہ امینہ بیگم احمدی صاحبہ گردن کے کینسر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ حالت تشویش پیدا کر رہی ہے۔ ریڈیم علاج ناکام ہو چکا ہے۔ اب ۱۰ ماہ حال کو ان کا اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب اور بہنوں سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ شافی مطلق ہے۔ اسے سب قدرتیں حاصل ہیں۔ خداوند کریم انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار:- ظہور احمد (ناظر دیوان)

ماہنامہ خالد تشحیذ الاذہان

مارچ ۱۹۸۰ء

خریداران ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان ماہ مارچ ۱۹۸۰ء فنی مجبوریوں کے باعث بروقت شائع نہیں ہو سکے۔ ہم اس کے لئے معذرت خواہ ہیں اور اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں کہ رسائل بروقت شائع ہوں اور آپ کو ملیں۔ انشاء اللہ شائع ہونے پر آپکی خدمت میں بھجوائے جائیں گے۔

(مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ)

اعلان نکاح

عزیزم منور احمد انجم ابن مکرم ماسٹر محمد شریف صاحب خانا میانوالی نائب امیر جماعت ہائے ضلع سیالکوٹ کا نکاح دس ہزار روپیہ حق مہر پر خاکسار نے عزیزہ بشریٰ طاہرہ بنت مکرم رشید احمد صاحب ربوہ سے مورخہ ۶ اپریل ۱۹۸۰ء کو مکرم رشید احمد صاحب کی رہائش گاہ واقع دارالرحمت شرقی ب میں پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو نہ صرف ہر دو فریق کے لئے بلکہ سلسلہ کے لئے بھی خیر و برکت کا موجب بنائے آمین

(حنیف احمد محمود۔ مربی جماعت احمدیہ مقیم بدوملہی)

التشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن سے منظور شدہ

داخلہ محدود تشستوں کے لئے جاری ہے

- ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشنگ
- الیکٹریشن

کلاسز ۱۵ اپریل سے شروع ہونگی

امتیازی خصوصیات

- ادارہ ہذا پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن کا ملحقہ ادارہ ہے۔
- پنجاب ٹیکنیکل بورڈ کے امتحانات میں ہمارے طلباء کوئی نہ کوئی بورڈ میں لگاتار پوزیشن حاصل کر رہے ہیں۔
- ادارہ کی لیبارٹری جدید نئے آلات۔ مشینری اور اوزاروں سے آراستہ ہے اور پریکٹیکل کا مکمل انتظام ہے۔
- طلباء کو سفری سہولت کے لئے "بس کارڈ" بنوا کر دیئے جاتے ہیں۔
- ہر طالب علم کو انفرادی توجہ کے ساتھ پریکٹیکل کروایا جاتا ہے۔
- امتحان بورڈ خود لیتا ہے اور پاس شدہ طلباء کو وہی سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔

التشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر دارالرحمت شرقی ب ربوہ

پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن سے منظور شدہ۔ فون ۲۹۲

قاعدہ یسرنا القرآن

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ اگر آپ زیادہ قاعدہ منگوانا چاہیں تو آپ کی خدمت میں بذریعہ وی پی بھی بھجوانے کا انتظام ہے۔ اس کے لئے مبارک احمد خالد منیجر مکتبہ یسرنا القرآن ایوان محمود ربوہ کے پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔

انچارج مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴